اسلامی کلینڈر میں ربیع اوّل کا مہینہ مسلمانوں کے نذدیک خاص اہمیت رکھتا ہے۔اس مبارک مہینے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفٰےصلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اس دنیا میں تشریف لائے۔اس خاص دن کی نسبت سے ہر مسلمان اپنے اپنے انداز میں خوشی منا کر اپنے رب کی رحمت کا شکرادا کرتا ہے۔کچھ لوگ نوافل،شب بیداری اور درود وسلام کی محفلیں سجاتے ہیں تو کچھ لوگ گلی محلے اور گھروں کو سجا کر خوش ہو لیتے ہیں۔ جہاں کچھ لوگ ساری رات اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں وہیں کچھ لوگ اپنے گھروں کے باہر''پہاڑیاں'' بنا کر آنے جانے والے لوگوں کو چائے اور مشروبات پیش کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔وہ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ''عشق اپنا اپنا'' کوئی رُو کے یار مناتا ہے تو کوئی نچ کے یار مناتا ہے۔رب کو کس کی کون سی ادا پسند ہے یہ صرف وہی جانتا ہے ہم نہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں ربیع اول کی ۱۲ تاریخ کو عید میلادالنبی ﷺ منانے کا سلسلہ بہت پرانا ہے لیکن کچھ سالوں سے ایک نیا اعتراض اُٹھایا جا رہا ہے کہ ۱۲ ربیع اول نبی پاک ﷺ کی ولادت کا نہیں بلکہ اُن کی وفات کا دن ہے اور اُن کی ولادت کی تاریخ ۹ ربیع اول ،اور کچھ لوگوں کے نذدیک ۲ ربیع اول ہے۔ ایک صاحب تو اس سلسلے میں اس حد تک جذباتی ہو گئے کہ انہوں نے انٹرنیٹ پر یہ پوسٹ چلادی کہ

''ولادت کا دن ۹ ربیع اول ہے جبکہ وفات کی تاریخ ۱۲ ربیع اول ہے اور حضور پاک ؐ کی وفات کے دن صرف شیطان ہی خوشی منا سکتا ہے اسلیے ۱۲ ربیع اول کو عید میلادالنبیؐ منانے والے شیطان کے نمائندے ہیں۔''

یہ پوسٹ ایسی تھی کہ اسے پڑھ کر ایک بار تو ہم بھی لرز گئے کہ ہمارے کھاتے میں تو پہلے ہی نیک اعمال کے نام پر کچھ نہیں اُس پر اب ۱۲ ربیع اول کو جشن منانے کی غلطی کر کے ہم بھی شیطانوں کی صف میں شامل ہو گئے۔ بڑے پریشان کہ اب کیا کریں اور کیا نہیں؟ کس سے پوچھیں کہ ۹ ربیع اول صحیح ہے یا ۱۲ ربیع اول؟ کس دن خوشی منائیں اور کس دن سوگ؟

ابھی ہم اسی اُدھیڑ بُن میں تھے کہ ایک صاحب دل سے ملاقات ہوگئی اور ہم نے اُن سے بھی یہی سوال کر دیا جو آجکل ہم ہر ملنے جلنے والے سے کرتے تھے کہ عید میلاد النبی ﷺ ۹ ربیع اول کو منانی چاہیے یا ۱۲ ربیع اول کو؟

اس پر وہ دھیرے سے مسکرائے اور پوچھنے لگے تم عقل والوں کی راہ پر چلنا چاہتے ہو یا عشق والوں کی؟ ہم نے پوچھا کیا مطلب؟ بولے بیٹا یہ سب ابہام صرف اسلیئے پیدا کیئے جا رہے ہیں کہ ہم مسلمان مخمصہ میں پڑ کر اس رحمتوں بھرے موقع کو ضائع کر دیں ورنہ خود سوچو کہ جو دین کہتا ہے "عملوں کا دارو مدار نیتوں پر ہے" وہ تمہاری عبادت کو شیطانی عمل کیسے گردان سکتا ہے؟ کیا تمہاری نیت وفات کی خوشی منانے کی تھی؟ ہم نے فوراً انکار میں گردن ہلائی تو بولے جب تمہاری نیت آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی منانے کی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی ہے تو اللہ کریم بھی تمہارا نام شکر گزاروں کی لسٹ میں ہی لکھے گا، شیطانوں کی لسٹ میں نہیں۔ رہی بات صحیح تاریخ کی کہ وہ ۹ ربیع اول ہے یا ۱۲ ربیع اول تو بیٹا اگر تم دلیلوں اور ثبوتوں کے چکر میں پڑوں گے تو ہمیشہ مخمصے میں ہی پڑے رہوں گے اور اگر عشق کی راہ اپناؤ گے تو عاشق رسول ﷺ تو پہلی ربیع اول سے ہی خوشیاں منانا شروع کر دیتے ہیں اور ۱۲ ربیع اوّل تک مناتے ہیں بلکہ سارا مہینہ مناتے رہتے ہیں، کچھ ایسے بھی عاشق ہیں جو سارا سال اُس رحمت العالمین ﷺ کے آنے کا جشن مناتے ہیں اور کچھ اور زیادہ عاشق ہیں جو اپنی تمام زندگی ہی درود و سلام پڑھتے اور ذکر نبی ﷺ میں گزار دیتے ہیں۔

اب تم خود سوچو کہ تم نے ۹ اور ۱۲ تاریخ کی الجھن میں پھنسا رہنا ہے یا عشق رسول ﷺ کی راہ میں آگے بڑھ کر پورے ۱۲ دن اور بارہ دن سے بڑھ کر پورا مہینہ اور پھر پورے مہینہ سے پورے سال اور پوری زندگی درود وسلام پڑھ کر اُس رحمت العالمین کی آمد کا جشن منانا ہے؟؟؟